عرش وکرسی

ایک یہودی عالم نے سوال کیا کہ اللہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہے یا عرش اللہ کو

حضرت نے فرمایا کہ خدائے عزوجل آسمانوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان کے اندر ہے سب کا حامل ہے اور یہ ارشاد خداوندی ہے کہ " ان اللہ یمسک السمٰوات والارض ..... کان حلیما یعنی اللہ آسمانوں اور زمینوں کو زائل ہونے سے روکتا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا روکنے والا ہوتا تو یہ کارخانہ کب کا ملیامیٹ ہو چکا ہوتا بیشک خدا حلیم اور غفور ہے۔

یہودی: مجھے خدا کے اس قول کا مطلب سمجھائیے کہ اس روز تیرے رب کا عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے پس آپ کے قول وہ آسمانوں زمین اور عرش کو اٹھاتا ہے کی اس سے کس طرح موافقت ہوگی۔

حضرت امیرالمومنینؑ: یہ تحقیق کہ عرش کو خداوند عالم نے چار انوار سے پیدا کیا ہے ایک سرخ نور ہے جس سے سرخی پیدا کی دوسرے سبز نور جس سے سبزی پیدا ہوتی تیسرے زرد نور جس سے زردی پیدا ہوئی چوتھے سفید نور جس سے سفیدی پیدا ہوئی۔ یہ وہ علم ہے جو یا دکیا گیا (یعنی دیا گیا) حاملان عرش کو اور یہ نور اس کا نور عظمت ہے پس اس نے اپنی عظمت و نور سے مومنین کے قلوب کو بینا کیا اور اسی کے نور اور عظمت سے جاہلوں نے اس سے دشمنی کی (اپنی غلط فہمی کی بناء پر) اور اسی کے عظمت و نور سے مخلوقات ارضی و سماوی نے اپنے مختلف اعمال سے اور مشتبہ ادیان سے اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈا۔ پس ہر محمول جس کو اللہ نے اپنے نور اپنی عظمت اور اپنی قدرت سے اٹھایا ہے نہ اپنے نفس کے لئے نقصان کی طاقت رکھتا ہے نہ نفع کی نہ زندگی کی اور حشر و نشر کی پس ہر شئے محمول ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے آسمان و زمین کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے اور ان دونوں کا ایک شے سے احاطہ کئے ہوئے ہے جو ہر شے کی زندگی ہے اور ہر شئے کا نور ہے۔ لوگ جو کچھ غلط بیانی اس کے بارے میں کرتے ہیں وہ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

یہودی: مجھے بتائیے کہ اللہ کہاں ہے؟

حضرت امیرالمومنینؑ: وہ یہاں بھی ہے اور وہاں بھی اوپر بھی ہے اور نیچے بھی وہ ہمارا احاطہ (علم و قدرت سے کئے ہوئے ہے اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ جہاں تین کی سرگوشی ہو وہ چوتھا ہے اور پانچ کبھی نہیں رہیں گے مگر وہ چھٹا ہوگا اور اس سے کم ہوں یا زیادہ وہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہے۔ خواہ وہ کہیں ہوں پس کرسی (مراد علم باری تعالیٰ) آسمانوں زمین، جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں ہے سب کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اگر تو اور زیادہ وضاحت چاہتا ہے تو سن کہ وہ ہر پوشیدہ راز کو جانتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے کہ "وسع کرسیه السمٰوات والارض .... علی العظیم۔ یعنی اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمینوں کو گھیر رکھا ہے ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں وہ بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔ حاملان عرش سے مراد علمائے دین ہیں جو حامل علوم الٰہیہ ہیں (یعنی انبیاء و آئمہ) کوئی شے جو ملکوت خدا میں خلق ہوئی ہے۔ مذکورہ بالا چار نوروں سے خالی نہیں۔ یہی ملکوت ہیں جنہیں خدا اپنے اصفیاء کو دکھاتا ہے اور اپنے خلیل کو دکھایا تھا جیسا کہ فرماتا ہے ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت دکھائے تاکہ وہ یقین کرنے والوں سے رہیں۔ حاملان عرش کیونکر عرش کو اٹھا سکتے ہیں جب کہ اس کی حیات سے ان کے قلوب زندہ ہوئے اور اسی کے نور سے انہوں نے معرفت کی طرف ہدایت پائی۔

(اصول کافی ج ۱ ب ۲ کتاب التوحید)

جنگ جمل میں ایک اعرابی کے سوال کا جواب

جنگ جمل میں میدان کارزار میں دفعتاً ایک اعرابی حضرت کے قریب آیا اور سوال کیا کہ یا امیرالمومنینؑ آپ جو خدا کو ایک کہتے ہیں یہ "ایک" کا اطلاق اس پر کیونکر ہے۔ مجاہدین اسلام اس پر بھڑ گئے اور کہنے لگے کہ امیرالمومنینؑ اس وقت حالت جنگ میں ہیں اور تو سوال کر رہا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اس اعرابی کا وہی مقصد ہے جس مقصد کے لئے ہم دشمنوں سے جنگ کر رہے ہیں۔ پھر اعرابی سے فرمایا:۔

یا اعرابی ان القول فی ان اللہ واحد علی اربعۃ اقسام فوجھان منھا لا یجوز علی اللہ عزوجل ووجھان یثبتان فیہ فاما اللذان لایجوزان علیہ فقول القائل واحد یقصد بہ باب الاعداد فھذا ما لا یجوزان۔ مالا ثانی لہ لا یدخل فی باب الاعداد اما تری انہ کفر من قال ثالث ثلثۃ، وقول القائل

اے اعرابی یہ قول کہ خدا ایک ہے چار معنوں میں ہو سکتا ہے لیکن ان میں سے دو معنی خدا کے لئے درست نہیں ہیں اور دو معنی جو خدا کے لئے درست و جائز نہیں (وہ یہ ہیں کہ) اگر کہنے والا ایک کہے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اعداد و شمار میں سے ایک ہے تو یہ خدا کے لئے جائز نہیں۔ اس لئے کہ جس کا کوئی ثانی نہ ہو وہ اعداد میں سے نہیں ہو سکتا۔ جس نے یہ کہا کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے وہ کافر ہے۔ اسی طرح اگر کوئی خدا کو ان معنوں میں ایک کہے جیسے کہتے ہیں کہ وہ شخص

هو واحد من الناس يريد به النوع من الجنس فهذا ما لا يجوز عليه لانه تشبيه وجل ربنا من ذالك وتعالیٰ اما الوجهان اللذان يثبتان فيه فقول القائل هو واحد ليس له في الاشياء شبه كذالك ربنا وقول القائل انه عزوجل احدی المعنی يعنی به انه لا ينقسم في وجود ولا عقل ولا وهم كذالك ربنا عزوجل ؕ
(کتاب التوحید باب ۳)

آدمیوں میں سے ایک ہے یعنی جنس میں سے ایک نوع ہے ان معنوں میں بھی خدا کو ایک کہنا درست نہیں کیونکہ اس سے تشبیہ لازم آئے گی۔ ہمارا پروردگار اس سے پاک ہے یہ دو معنی تو ایسے ہیں جو خدا کے لئے درست نہیں لیکن وہ دو معنی جس کی بناء پر خدا کو واحد کہنا صحیح ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایسا یکتا ہے کہ اشیاء میں کوئی اس کا مشابہ نہیں دوسری معنی جو اس کے لئے درست ہے وہ یہ ہے کہ وہ احدی المعنی ہے یعنی وہ وجود میں تقسیم نہیں ہو سکتا اور نہ عقل و وہم اس کا درک کر سکتی ہیں، ہمارا رب ایسا ہی ہے۔

ابن الکوا کے سوالات

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوتے تھے کہ ابن الکوا نے آکر سوال کیا۔

(۱) ابن الکوا :۔ یا امیر المومنین من البیوت فی قول اللہ عزوجل " ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ولكن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابها" البقرہ ۱۸۹۔

ترجمہ :۔ اس قول خدا میں بیوت سے کون مقصود ہیں اور یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی اس کی ہے جو تقوی کرے اور مکانوں میں ان کے دروازوں سے آئے۔

امیر المومنین : نحن بیوت التی امر اللہ بها ان توتی من ابوابها نحن باب اللہ وبیوته التی یوتی منه فمن تابعنا واقر بولایتنا فقد اتی البیوت من ابوابها ومن خالفنا وفضل علینا غیرنا فقد اتی البیوت من ظهورها۔

ترجمہ : ہم ہی وہ گھر ہیں جن کے متعلق خدا نے حکم دیا ہے کہ ان میں دروازوں سے آؤ ہم ہی خدا کے دروازے

اور اس کے وہ گھر ہیں جن میں سے آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس جس نے ہماری متابعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا اس نے البتہ گھروں میں ان کے دروں سے داخل ہوا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیروں کو ہم پر فضیلت دی وہ مکانوں میں پچھواڑے سے آیا۔

(۲) ابن الکوا : یا امیرالمومنین وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم؛ کون ہیں۔

ترجمہ : یا امیرالمومنین اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جن کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے وہ کون ہیں؟

امیرالمومنین : نحن اصحاب الاعراف، نعرف انصارنا بسیماھم و نحن الاعراف یوم القیامۃ بین الجنۃ والنار ولا یدخل النار الا من انکرنا وانکرناہ وذلک بان اللہ عزوجل لوشاء عرف للناس نفسہ حتی یعرفوہ وحدہ ویاتوہ من بابہ ولکنہ جعلنا ابوابہ وصراطہ وبابہ الذی یوتی منہ فمن عدل عن ولایتنا وفضل علینا غیرنا۔ قولہ وان الذین لا یومنون بالآخرۃ عن الصراط لناکبون۔ (المومنون ع ۴)

ترجمہ :۔ ہم صاحب اعراف ہیں ہم اپنے دوستوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے اور ہم ہی قیامت کے روز جنت اور جہنم کے درمیان اعراف پر ہوں گے۔ جنت میں کوئی شخص داخل نہ ہوسکے گا۔ مگر وہ جس نے ہماری معرفت حاصل کی ہو اور ہم اس کو جانتے ہوں اور جہنم میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہم سے انکار کیا ہو، اور جس سے ہم انکار کرتے ہوں اور یہ خدائے عزوجل کی وجہ ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے نفس سے لوگوں کو تعارف کرا دے یہاں تک کہ وہ اس کی معرفت حاصل کرلیں، اس کی تعریف کرنے لگیں اور اس کے پاس اس کے دروازہ سے آنے لگیں۔ مگر اس نے ہم کو اپنے دروازے اور اپنا راستہ اور وہ دروازہ قرار دیا جس سے اس کے پاس آنا چاہئیے پس کون ہے جس نے ہماری ولایت سے روگردانی کی اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ ضرور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے راہ راست سے ہٹ جانے والے ہیں۔

(۳) ابن الکوا :۔ واللہ عن فی کتاب اللہ آیۃ اشتدت علی قلبی، ولقد شککت فی دینی :

ترجمہ : خدا کی قسم قرآن کی ایک آیت نے میرے قلب کو کمزور کر دیا۔ اور میرے دین میں شک پیدا کر دیا۔

امیرالمومنین ؑ : ثکلتک امک وعدمتک ماھی؟

ترجمہ : تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے اور تجھے نابود کر دے یہ کیا ہے؟

ابن الکوا : رقال اللہ تعالیٰ " والطیر صافات کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ۔
اور پر پھیلا کر اڑنے والے پرندے اللہ ہی کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کو خوب جانتا ہے۔ (سورہ نور ع۶)

فما ھذا الصف ؟ وما ھذہ الطیور ؟ وما ھذہ الصلاۃ ؟ وما ھذا التسبیح ؟
پس یہ صف کیا ہے اور یہ پرندے کیا ہیں، یہ نماز کون سی ہے اور یہ تسبیح کیا ہے ؟

امیرالمومنینؑ : ویحک یا بن الکوا ان اللہ خلق الملائکۃ علی صور شتی الا ان للہ ملکا فی صورۃ دیک، ابح، اشھب، براثنہ فی الارضین السفلی، وعرفہ مثنی تحت عرش الرحمٰن، لہ جناح بالمشرق من نار، وجناح بالمغرب من ثلج فاذا حضر وقت کل صلاۃ قام علی براثنہ، ثم رفع عنقہ من تحت العرش، ثم صفق بجناحیہ کما تصفق الدیکۃ فی منازلکم، فلا الذی من نار یذیب الثلج ولا الذی من ثلج یطفی النار، ثم ینادی " اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ سید النبین وان وصیہ خیر الوصیین، سبوح، قدوس، رب الملئکۃ والروح قال : فتصفق الدیکۃ باجنحتھا فی منازلکم بنحو من قولہ وھو قول اللہ تعالیٰ کل قد علم صلاتہ وتسبیحہٗ من الدیکۃ فی الارض ؕ

ترجمہ : اے ابن الکوا وائے ہو تجھ پر بہ تحقیق کہ خدا نے فرشتوں کو مختلف صورتوں میں پیدا کیا ہے آگاہ ہو جا کہ خدا کا ایک فرشتہ مرغ کی شکل کا ہے جو بڑی آواز والا اور بھورے رنگ کا ہے اس کے پنجے ساتویں زمین پر اور اس کی کلغی و تاج عرش کے نیچے ہے اس کا ایک بازو آگ کا ہے جو مشرق میں ہے اور دوسرا بازو برف کا ہے جو مغرب میں ہے جب کبھی نماز کا وقت آتا ہے وہ اپنے پنجوں کے بل کھڑا ہوتا ہے اور سر کو عرش کے نیچے بلند کرکے دونوں بازوؤں کو اس طرح پھڑپھڑاتا ہے جیسا کہ تمہارے مکانوں میں مرغ پھڑپھڑاتے ہیں نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اور نہ برف آگ کو بجھاتی ہے پھر آواز دیتا ہے کہ :

" اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ سید النبین وان وصیہ خیر الوصیین سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ؕ

پس زمین پر کوئی مرغ ایسا نہیں جو اس کا اسی طرح جواب نہ دے و نیز ارشاد باری کا یہی مقصد ہے کہ زمین کے

تمام مرغ اپنی نماز و تسبیح کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

(۴) ابن الکوا:۔ اخبرنی عن بصیر باللیل و بصیر بالنهار ؟ وعن اعمی باللیل و اعمی بالنهار وعن اعمی باللیل بصیر بالنهار ؟ وعن اعمی بالنهار بصیر باللیل ؟

ترجمہ : یہ بتلایئے کہ رات کا بینا کون ہے اور دن کا بینا کون ہے اور رات کا اندھا اور دن کا اندھا کون ہے اور رات کا اندھا دن کا بینا کون ہے اور دن کا اندھا اور رات کا بینا کون ہے۔

امیر المومنین ؑ: ویلک سل عما یعنیک ولا تسال عما لا یعنیک ویلک اما

وائے ہو تجھ پر سوال کر اس سے متعلق جو تجھ کو دیکھا ہے۔ اور اس کے متعلق پوچھ جو تجھ کو نہیں دیکھتا ہے۔

بصیر باللیل وبصیر بالنهار فهو رجل آمن بالرسل والاوصیاء الذین مضوا

وائے ہو تجھ پر رات کا بینا اور دن کا بینا وہ مرد ہے جس نے رسولوں پر اور گذشتہ اوصیاء پر اور کتب پر اور

وبالکتب والنبیین، وآمن بالله ونبیه محمد واقرلی بولایة فابصر فی لیله

نبیوں پر ایمان لایا و نیز اللہ پر اور اس کے نبی محمد پر ایمان لایا اور میری ولایت کا اقرار کیا پس

ونهاره واما اعمی باللیل اعمی بالنهار فرجل جحد الانبیاء والاوصیاء۔

وہ دن اور رات کا بینا ہے۔ رات اور دن کا اندھا وہ ہے جس نے انبیاء اوصیاء اور گذشتہ

والکتب التی مضت، وادرک النبی فلم یومن به ولم یقر لولایتی فجحد الله

کتب سے انکار کیا۔ اس نے نبی کا ادراک کیا مگر ان پر ایمان نہ لایا اور میری ولایت کا اقرار نہ کیا۔

عزوجل ونبیه فعمی باللیل وعمی بالنهار

پس اس نے خدائے عزوجل اور اس کے نبی ؐ سے انکار کیا پس وہ دن اور رات کا اندھا ہے۔

واما بصیر باللیل و اعمی بالنهار فرجل آمن بالانبیاء والکتب و

اور رات کا بینا اور دن کا اندھا وہ ہے جس نے انبیاء اور کتب پر ایمان لایا اور

جحد النبی وانکرنی حقی فابصر باللیل وعمی بالنهار

ہمارے نبی سے اور میرے حق سے انکار کیا پس وہ رات کا بینا اور دن کا نابینا ہے۔

واما اعمی باللیل وبصیر بالنهار فرجل جحد الانبیاء الذین مضوا والاوصیاء

اور رات کا نابینا اور دن کا بینا وہ ہے جس نے گذشتہ انبیاء اوصیاء اور کتب سے انکار کیا۔ اور محمد کو

والکتب، وادرک محمداً فآمن بالله وبرسوله محمد وآمن بامامتی

پہچانا۔ اللہ پر اس کے رسول ؐ پر اور میری امامت پر ایمان لایا اور میری ولایت کو قبول

قبل ولایتی نعمتی باللیل وایصر بالنہارہٗ

کیا بس وہ رات کا نابینا اور دن کا بینا ہے۔

ویلک ابن الکوا فنحن بنو ابی طالب بنا فتح اللہ الاسلام وبنا یختمہٗ

وائے ہو تجھ پر اے ابن الکوا ہم ابی طالب کی اولاد ہیں۔ اللہ نے اسلام کی ابتدا اور انتہا ہمارے ہی سے متعلق کی ہے۔

ولایت امیرالمومنینؑ میں شک یا اقرار

ابن الکوا کے سوالات کے جوابات دینے کے بعد امیرالمومنین منبر سے نیچے تشریف لائے اور اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین آپ کے ارشاد نے میرے قلب کو تقویت پہونچائی۔

امیرالمومنین نے فرمایا: یا اصبغ من شک فی ولایتی فقد شک فی ایمانہٗ ومن اقر بولایتی فقد اقر بولایۃ اللہ عزوجل، ولایتی متصلہ بولایۃ اللہ کہاتین وجمع بین اصبعیہ یا اصبغ من اقر بولایتی فقد فاز، ومن انکر ولایتی فقد خاب وخسر وھوی فی النار، ومن دخل فی النار لبث فیھا احقاباہٗ

ترجمہ: اے اصبغ جس نے میری ولایت میں شک کیا اس نے اپنے ایمان میں شک کیا اور جس نے میری ولایت کا اقرار کیا۔ اس نے خدائے عزوجل کی ولایت سے اقرار کیا۔ میری ولایت خدا کی ولایت سے ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہے۔ اے اصبغ جس نے میری ولایت کا اقرار کیا ضرور کامیاب ہوا۔ اور جس نے میری ولایت سے انکار کیا وہ ضرور دھوکا کھایا اور گھاٹے میں رہا اور وہ جہنم میں رہے گا۔ اور جو جہنم میں داخل ہوا، ایک طویل مدت کے لئے وہاں مقیم ہوگیا۔ (ص۳۲)

ذی القرنین

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک روز جب کہ حضرت امیرالمومنینؑ منبر پر تھے ابن الکوا نے عرض کیا کہ ذی القرنین کے متعلق فرمائیے کہ وہ انبیاء سے تھے یا فرشتوں سے اور یہ سینگ سونے کے تھے یا چاندی کے۔

حضرت نے فرمایا:

لم یکن نبیًا ولا ملکا ولم یکن قرناہ من ذھب ولا

نہ وہ نبی تھے اور نہ ملک اور ان کے سینگ نہ سونے کے تھے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ فضۃ ولکنہ کان

عبد أحب الله فاحبه الله ونصح الله فنصح الله له ایک بندۂ خدا تھے جو خدا سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت کرتا تھا۔ وہ اللہ کے لئے نصیحت۔

وانما سمی "ذا القرنین" لانه دعا قومه الی الله عزوجل فضربوه علی

کرتے تھے پس اللہ ان کو نصیحت کرتا تھا۔ بس ہی نے ان کا نام ذوالقرنین رکھا کیونکہ انہوں نے اپنی

قرنه فغاب عنهم حینا ثم عاد الیهم فضرب علی

قوم کو اللہ عزوجل کی طرف دعوت دی تھی پس انہوں نے ان کے سر کے ایک حصہ پر ضرب لگائی اور وہ

قرنه الاخر وفیکم مثله ؛

ان سے غائب ہوگئے پھر جب وہ ان کی طرف واپس آئے۔ انہوں نے سر کے دوسرے حصہ پر ضرب لگائی اسی لئے تمہارے لئے یہ ایک مثل بن گئی ہے۔

پارسیوں سے متعلق

تخت نشین خلافت ظاہری ہونے کے بعد ایک روز حضرت امیرالمومنینؑ رسول خداؐ کا عمامہ، قبا، نعلین، خاتم پہن کر اور تلوار حمائل کر کے منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا "الحمد للہ علی احسانه قد رجع الحق الی مکانه" یعنی خدا کا شکر ہے اس کے احسان پر کہ حق اپنے مقام پر واپس آگیا اور فرمایا کہ لوگو! جو چاہتے ہو مجھ سے سوال کرلو قبل اس کے کہ مجھ کو نہ پاؤ۔

اشعث ابن قیس کھڑا ہو کر سوال کیا کہ یا امیرالمومنین آپ مجوس سے کیونکر جزیہ لیتے ہیں حالانکہ نہ ان پر کوئی کتاب نازل ہوئی اور نہ کوئی پیغمبر مبعوث ہوا۔

حضرت نے فرمایا۔ اے اشعث! خداوند تعالیٰ نے بیشک ان کے لئے کتاب اور پیغمبر بھیجا تھا۔ ان کا ایک بادشاہ تھا جس نے ایک شب حالت نشہ میں اپنی بیٹی سے ہم بستری کی تھی۔ جب اس کی قوم نے سنا تو کہا کہ اے بادشاہ تو نے ہمارے دین کو تباہ کر ڈالا۔ باہر نکل تاکہ ہم تجھ پر حد جاری کریں اور تجھ کو قتل کریں۔ بادشاہ نے کہا میرا یہ عمل قبیح نہیں ہے پہلے میری دلیل و برہان کو سنو اگر یہ صحیح نہ ہو تو مجھے قتل کرنا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ہماری ماں حوا کو آدم سے پیدا کیا اور پھر آدم نے ان سے عقد کیا اور اسی طرح اپنے بیٹوں کا اپنی بیٹیوں سے نکاح کرتے رہے سب نے کہا کہ سچ ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ کام بھی ایسا ہی ہے پس قوم نے اسی دلیل کی رو سے اپنی محرمات سے نکاح کرنا شروع کر دیا اور اللہ نے ان کے سینوں سے علم کو محو کر دیا اور ان کے درمیان سے کتاب کو اٹھالیا۔

لہٰذا وہ کافر ہیں اور دوزخ میں داخل ہوں گے اور منافقین کا حال ان سے بھی زیادہ سخت ہے۔

(کتاب امالی۔ کوکب دری)

علمائے یہود کے سوالات

احسن الکبار میں مذکور ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں چند علمائے یہود نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے مسلمانوں کے امیر ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے کچھ سوالات کریں اگر آپ صحیح جواب دیں تو دین محمدیؐ اختیار کریں۔ حضرت عمر نے کہا کہ جو چاہتے ہو پوچھو۔ انہوں نے کہا کہ:

(۱) ہم کو آسمانوں کے قفلوں اور کنجیوں سے آگاہ فرمائیے۔

(۲) وہ رسول کون تھا جو جن و انس سے نہ تھا اور اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

(۳) وہ پانچ تن کون ہیں جن کی پیدائش بغیر رحم کے ہوئی۔

(۴) ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس گیارہ اور بارہ کیا ہیں۔

ایک ساعت تک غور کرنے کے بعد حضرت عمر نے کہا کہ میں ان سوالات کے جواب نہیں دے سکتا لیکن تم کو ایک ایسے شخص کے پاس لے چلتا ہوں جو سب سے زیادہ عالم اور اس امت میں سب سے زیادہ افضل ہے اور سب کو حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں لیکر پہونچے اور صورت حال بیان کی۔ حضرت علیؑ نے ان سوالات کے جواب میں فرمایا کہ:

(۱) آسمان کا قفل شرک ہے اور اس کی کنجیاں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے حروف ہیں۔

(۲) وہ رسولؐ جو جن و انس سے نہ تھا اور اپنی قوم کو ڈرایا چیونٹی تھی جس نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ سلیمان کا لشکر گذرنے والا ہے۔ اپنے گھروں میں گھس جائیں تاکہ لشکر پامال نہ کر دے چنانچہ قرآن میں اس کا ذکر ہے کہ یا ایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہٗ"

(۳) وہ پانچ تن جن کی پیدائش رحم سے نہیں ہوئی آدمؑ۔ حواؑ۔ عصائے موسیٰؑ اور ان کا اژدھا، ناقہ صالح اور گوسفند ابراہیم۔

(۴) ایک خدائے وحدہٗ لاشریک ہے۔ دو آدم و حوا ہیں۔ تین موالید ثلاثہ ہیں (یعنی جمادات، نباتات اور حیوانات) چار آسمانی کتب توریت، انجیل، زبور اور قرآن ہیں۔ پانچ روزانہ پانچ وقتی نماز ہے۔ چھ شش جہت اور بموجب آیت

ولقد خلقنا السموات والارض فی ستۃ ایام وہ چھ دن ہیں جن میں حق تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سات بموجب آیت ’’وبنینا فوقکم سبعا شدادا‘‘ سات آسمان ہیں جنہیں خدا نے تمہارے سر پر پیدا کیا ہے اور آٹھ وہ فرشتے ہیں جو حاملین عرش ہیں۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے۔ ویحمل عرش ربک یومئذ ثمانیۃ۔ نو وہ آیات ہیں جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بھیجی گئیں قولہ وتسع ایات بینات اور دس وہ دس روز ہیں۔ جس کا خدا نے موسیٰ کے موعودہ تیس روز میں اضافہ کیا تھا۔ قولہ وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنھا بعشر۔ گیارہ حضرت یوسف کے گیارہ بھائی ہیں اور گیارہ ستارے ہیں جو یوسف نے خواب میں دیکھے تھے قولہ ’’انی رایت احد عشر کوکبا بارہ وہ بارہ چشمے ہیں جس کے لئے خدا فرماتا ہے۔ ان اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا (ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مارے پس اس سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔)

ان جوابات کو سن کر علمائے یہود نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور تم یا علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی اور جانشین ہو جس طرح ہارون موسیٰؑ کے وصی تھے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

کتاب الغرائب میں لکھا ہے کہ یہ یہود تین آدمی تھے جن میں دو تو مسلمان ہو گئے اور تیسرے نے کہا کہ میرے اور چند سوالات ہیں ان کا جواب دیجئے تو میں بھی اسلام قبول کروں گا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ پوچھ لے جو بھی چاہتا ہے۔

اس نے پوچھا کہ تیتر، مرغ، قمری، چغد، گھوڑا اور گدھا کیا کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ :۔

دراج یعنی تیتر ’’الرحمٰن علی العرش استوی (رحمٰن عرش پر غالب ہوا) کہتا ہے۔

مرغ ’’ اذکروا اللہ یا غافلین (اے غافلو خدا کا ذکر کرو) کہتا ہے۔

قمری : اللھم العن مبغض محمد وآل محمد (اے خدا محمدؐ وآل محمدؐ کے دشمنوں پر لعنت کر) کہتا ہے۔

چغد : سبحان ربی المعبود (میرا رب پاک ہے جو قابل عبادت ہے)

گدھا، دسواں حصہ محصول لینے والے پر لعنت کرتا ہے اور ابلیس کو دیکھ کر آواز دیتا ہے ’’لعن عشارھا‘‘

گھوڑا۔ جہاد کے روز کہتا ہے ’’اللھم انصر عبادک المومنین علی الکافرین۔ (اے خدا اپنے مومن بندوں کی کافروں کے مقابلہ میں مدد کر۔‘‘

قرہ کہتا ہے ’’ اللھم العن مبغضی آل محمد وابا امامۃ باھلی خداوندا دشمنان آل محمدؐ اور

ابو امامہ باہلی پر لعنت کر قربانی کہتا ہے" سبحان المعبود المسیح فی الجح البحار (بحر المعارف ص۲۱۵)
یہودی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے توراۃ میں ایسا ہی پڑھا ہے۔ اس کے بعد وہ مشرف با سلام ہو گیا۔
حضرت علی ؑ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے مجھے خشکی و تری کے تمام جانوروں اور طیور کی بولیوں کا علم عطا فرمایا ہے۔

قیصر روم کے سوالات

احسن الکبار میں لکھا ہے کہ قیصر روم نے بہت سا مال رسول خدا ؐ کی خدمت میں بھیجا۔ جب وہ مال مدینہ پہونچا تو آنحضرت ؐ کا.... انتقال ہو چکا تھا۔ قیصر روم کے ایلچیوں نے سارا حال قیصر کو لکھ بھیجا اس نے جواب دیا کہ جو کوئی ان تین سوالات کا جواب دے دہی وصی پیغمبر ہے۔ سارا مال اس کے حوالہ کر دو اور اگر کوئی شخص جواب نہ دے سکے تو مال واپس لے آؤ۔
قیصر کا سفیر حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہونچ کر دریافت کیا کہ آیا آپ وصی رسول ؐ ہیں فرمایا کہ ہاں پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے کہا کہ عتیق پھر پوچھا کہ آیا آپ کا کوئی اور بھی نام ہے کہا کہ صدیق پھر پوچھا کہ اور کوئی نام کہا کہ اس کے سوائے اور کوئی نام نہیں۔ آخر تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میں روم سے آیا ہوں اور یہ قیصر کے احکام ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ میرے ان سوالات کا جواب دیجئے۔

۱۔ وہ کیا چیز ہے جو خدا کے لئے نہیں ہے۔؟
۲۔ وہ کیا چیز ہے جو خدا کے پاس نہیں ہے؟
۳۔ وہ کیا چیز ہے جس کو خدا نہیں جانتا؟

حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ کیا کفر ہے جو تو کہتا ہے۔ اسی اثنا میں حضرت عمر بھی آ گئے اور ان سوالات کو سن کر بہت سختی سے پیش آئے اس کے بعد عثمان آئے اور وہ بھی جواب نہ دے سکے راہب نے کہا کہ شیوخ کرام جو اپنے کو جانشین رسول ؐ کہتے ہیں حیرت ہے کہ ان سوالات کے جواب سے مجبور ہیں ابن عباس نے کہا کہ آیا یہ انصاف ہے کہ سائل کے ساتھ اس طرح سختی سے پیش آئیں اس سے کہہ دو کہ ہم جواب نہیں جانتے۔ پھر دونوں نے پوچھا کہ کیا تو ان سوالات کے جواب جانتا ہے ابن عباس نے کہا کہ میں تو نہیں جانتا البتہ اس شخص کو جانتا ہوں جو ہم سب سے زیادہ عالم ہے وہ علی ؑ ابن ابی طالب ہیں۔ پس حضرت علی ؑ کے پاس جا کر پورا واقعہ سنایا اور حضرت علی حسنین علیہم السلام کے ہمراہ مسجد

تشریف لائے۔ سب نے اٹھ کر آپ کی تعظیم کی۔ آپ سے بھی راہب نے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے (آپ نے فرمایا کہ یہود کے پاس میرا نام "ایلیا" نصاریٰ کے پاس ایلیا میرے باپ کے پاس علی اور میری ماں کے پاس "حیدر" ہے پوچھا کہ تمہارے نبیؐ سے تمہارا کیا رشتہ ہے۔ فرمایا کہ وہ میرے بھائی خسر اور ابن عم ہیں۔ پھر کہا کہ آپ ہی میرے مطلوب اور آپ غیبی ہیں اب فرمائیے کہ وہ کیا چیز ہے جو خدا کے لئے نہیں۔ جس کو خدا نہیں جانتا۔ حضرت نے فرمایا کہ۔

۱۔ جو چیز خدا کے واسطے نہیں وہ شریک ہے۔

۲۔ جو چیز خدا نہیں جانتا وہ تمہارا قول ہے جو کہتے ہو کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور خدا اس کو اپنا بیٹا نہیں جانتا۔

۳۔ جو چیز خدا کے پاس نہیں ہے وہ ظلم ہے۔

ان جوابات کو سن کر اس ایلچی نے پورا مال حضرت امیرؑ کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی خلیفۂ رسولؐ اور اس امت کے امین معدن دین و حکمت اور منبع چشمۂ حجت ہیں حضرت نے اس مال کو اہل ایمان پر تقسیم کر دیا۔

(احتجاج طبرسی) ص۳۰۷

افتخار نفس

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب کی محفل میں ارشاد فرمایا:

المفتخر بنفسه اشرف من المفتخر بابيه لانّي اشرف من ابي و النبیؐ اشرف من ابيه و ابراهيم اشرف من تارخ۔

اپنے نفس پر افتخار کرنے والا اپنے باپ کی وجہ فخر کرنے والے کی بہ نسبت بہت بزرگ ہوتا ہے چنانچہ میں اپنے باپ کی بہ نسبت اشرف ہوں اور نبیؐ اپنے باپ سے اشرف ہیں اور ابراہیم تارخ سے افضل ہیں۔

سائل: وبم الافتخار

سائل افتخار کس وجہ سے ہے۔

امیرالمومنینؑ: باحدیٰ ثلث مال ظاهر و ادب بارع او صناعة لايستحی المرء منها

امیرالمومنینؑ: تین وجوہ ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ کسی کے پاس ظاہری مال ہو دوسرے یکتا صاحب ادب ہو تیسرے یہ کہ ایسی صنعت و ہنر جو کسی شخص کو شرمندہ نہ کرے

سائل: کیف اصبحت یا امیرالمومنینؑ

سائل: یا امیرالمومنین آج آپ نے کس طرح صبح کی۔

امیرالمومنین : اصحبت اکل وانظر اجلی له

سائل : فما تقول فی الدنیا ؟

امیرالمومنین : فما اقول فی دار اولها غم واخرها الموت من استغنی فیها افتقر فیها حزن فی حلالها حساب وفی حرامها النار۔

سائل : فمن اغبط الناس

امیرالمومنین : جسد تحت التراب قد امن من العقاب ویرجو الثواب

من زار اخاه المسلم فی الله ناداه الله ایها الزایر طبت وطابت لك الجنة۔

ما قضیٰ مسلم لمسلم حاجة الّا ، ناداه الله علی ثوابك ولا ارضی لك بدون الجنة۔

قال ثلثه یضحك الله الیهم یوم القیٰمة رجل یکون علیٰ فراشه مع زوجته وهو یحبها فیتوضأ ویدخل المسجد فیصلّی ویناجی ربه ورجل اصابته جنابة ولم یصب ماء فقام الی الثلج فکسره ثم دخل فیه واغتسل ورجل اصابته جنابة ولم یصب وجاءهم مقاتل فقاتل حتیٰ قتل وقال التعزیة تورث الجنة۔

امیرالمومنین :

سائل : آپ دنیا سے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

امیرالمومنینؑ : دنیا سے متعلق میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس کی ابتدا غم سے ہے اور انتہا موت ہے جس نے اس سے استغنا کیا فقیر ہو گیا اس میں رنج و اندوہ ہیں اس کے حلال کا حساب دینا ہو گا اس کے حرام کے لئے جہنم ہے۔

سائل سب سے زیادہ رشک کرنے والا کون ہے۔

امیرالمومنینؑ : وہ شخص جس کا جسم مٹی کے اندر ہو وہ خدا کے عقاب سے پرامن ہو اور ثواب حاصل کرتا ہو۔

جس نے اپنے مسلم بھائی کی اللہ کے لئے زیارت کی اللہ آواز دیتا ہے کہ اے زائر خوش ہو کہ تیرے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔

کوئی مسلمان کسی مسلمان کی حاجت برآری نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ اس کو ندا دیتا ہے کہ تجھ کو ثواب عطا کرنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے اور سوائے جنت کے تیرے لئے کوئی عطیہ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں جن پر خدا یوم قیامت تعجب کرے گا ایک وہ جو اپنے فرش پر اپنی زوجہ کے ساتھ رہا اور اس کی طرف راغب ہوا پھر وضو کر کے مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگا۔ دوسرا وہ جو جنب ہوا اور پاکی کے لئے پانی نہیں پایا اور برف کے قریب جا کر اس کو توڑا پھر اس میں داخل ہو کر غسل کیا۔ تیسرے وہ آدمی جو اپنے کو دشمن سے محفوظ رکھے اور اس کے ساتھ اس کے اصحاب ہوں اور ان کے پاس کوئی جنگ کرنے والا آئے اور مقاتلہ ہو یہاں تک کہ وہ قتل ہو جائے اور کہے کہ کہ تعزیت جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

وقال اذا حملت بجوانب سرير الميت
خرجت من الذنوب كما ولدتك
امك وقال من اشترى لعياله شيئاً
بدرهم كان كمن اعتق نسمة من
ولد اسمعيل وقال من شرب من
سوداخيه تبركاً به خلق الله
بينهما ملكاً يستغفر لهما حتى
تقوم الساعة۔
وقال فی سوؤر المومن شفاء من سبعين
داء۔

ونیز فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی میت کے جنازہ کو چاروں
طرف سے اٹھائے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا
کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور فرمایا کہ
اگر کسی نے اپنی عیال کے لئے ایک درہم کی بھی کوئی چیز
خریدی تو وہ اس کی طرح ہے جس نے اولاد اسمٰعیل سے
ایک غلام کو آزاد کیا ہو اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے
بھائی کی چھوڑی ہوئی کوئی چیز تبرکاً پی لے تو خدا ان کے درمیان
ایک فرشتہ کو خلق کرتا ہے تاکہ قیامت تک دونوں کے لئے استغفار کرتا رہے
اور فرمایا کہ سورہ مومن میں ستر بیماریوں کے لئے
شفا ہے۔

ایک عالم نصاریٰ کے سوالات

ایک مرتبہ نجران کا ایک ضعیف العمر اسقف حضرت عمرؓ سے ملنے آیا تو آپ نے اس کو دین اسلام کی دعوت دی۔ اور قرآن و اسلام کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ اسقف نے یہ سن کر کہا۔

اسقف: آپ کے قرآن میں لکھا ہے کہ " وجنة عرضها كعرض السموات والارض" یعنی جنت کا عرض آسمان و زمین کے عرض کے برابر ہے۔" جب جنت اتنی بڑی ہے تو جہنم کہاں واقع ہوگی؟

حضرت عمرؓ: نے کچھ سکوت کے بعد حضرت علیؑ سے کہا کہ یا علی اس سوال کا جواب آپ ہی دیجئے۔

حضرت علیؑ: اے اسقف! تو ہی بتلا کہ جب رات آتی ہے تو دن کہاں جاتا ہے اور جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے۔

اسقف: میں نہیں جانتا تھا کہ اس سوال کا جواب کوئی اس قدر آسانی سے دے سکتا ہے۔ (حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر) اے عمر یہ جوان کون ہے؟

حضرت عمرؓ: یہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں جو رسول اللہؐ کے داماد، چچازاد بھائی اور حسنینؑ کے والد ہیں۔

اسقف: اے عمرؓ یہ بتاؤ کہ وہ کیا چیز ہے جو لوگوں کے ہاتھوں میں جنت کے میوہ کے مانند ہے۔

حضرت عمرؓ: اس جوان سے پوچھو۔

حضرت علی : وہ قرآن کریم ہے کہ اگر تمام دنیا کے لوگ بھی اکٹھے ہو کر اس سے استفادہ حاصل کریں تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ جنت کے میوے بھی بالکل اسی طرح ہیں۔

اسقف : بجا فرمایا آپ نے۔ اچھا یہ بتایئے کہ زمین پر سب سے پہلا خون جو زمین پر گرا کس کا تھا۔

حضرت علیؑ : پہلا خون جو زمین پر گرا حضرت حوا کا تھا جو ہابیل کی ولادت کے وقت زمین پر گرا۔

اسقف : بالکل صحیح فرمایا آپ نے۔

(ابو تراب)

اہرام مصر

ایک سائل : اہرام مصر کب تعمیر ہوئے۔

حضرت علیؑ : کیا تو نے اہرام پر کچھ نقش و نگار یا تصاویر بھی دیکھی ہیں۔

سائل : ان میں ایک مینار پر ایک پرندہ کی شکل ہے جس کے پنجوں میں ایک کیکڑا ہے۔

حضرت علیؑ : یہ عمارت اسی وقت تعمیر کی گئی تھی جب ستارہ نسر برج سرطان ہوتی یہ ستارہ ہر برج میں دو ہزار سال رہتا ہے اور آج کل برج جدی میں ہے۔ لہٰذا ان اہرام کی تعمیر ہو کر بارہ ہزار سال گذر چکے۔

(فلسفہ آل محمدؐ)

چند سوالات و جوابات

پہلا سائل : سخت کیا چیز ہے اور سخت تر کیا ہے۔ قریب کیا شے ہے اور قریب تر کیا ہے۔ عجیب کیا چیز ہے اور عجیب تر کیا ہے۔ واجب کیا ہے اور واجب تر کیا ہے۔

ج : سخت چیز گناہ ہے اور اس سے سخت تر گناہ کے سبب ثواب کا ضائع ہونا ہے۔

کل پیش آنے والی چیز قریب ہے اور اس سے قریب تر موت ہے۔

عجیب شئے دنیا ہے اور اس سے عجیب تر تم لوگوں کی غفلت ہے۔

واجب توبہ ہے اور ترک گناہ واجب تر ہے۔

دوسرا سائل : وہ کیا چیز ہے جو آسمان سے بھی بڑی ہے۔ وہ کیا شے ہے جو زمین سے زیادہ وسیع ہے۔ وہ کیا ہے جو یتیم سے زیادہ ضعیف ہے۔ وہ کیا ہے جو آگ سے زیادہ گرم ہے۔ وہ کیا ہے جو زمہریر سے زیادہ سرد ہے۔ وہ کیا ہے جو سمندر سے زیادہ غنی ہے وہ کیا ہے جو پتھر سے زیادہ سخت ہے۔؟

ج : کسی بے گناہ پر بہتان باندھنا آسمان سے بھی زیادہ عظیم ہے۔

امرِ حق زمین سے زیادہ وسیع ہے۔

سخن چینی یتیم سے زیادہ ضعیف ہے۔

حرص آگ سے زیادہ گرم ہے۔

بخیل کے پاس حاجت لے جانا زمہریر سے زیادہ سرد ہے۔

مردِ قانع سمندر سے زیادہ غنی ہے۔

کافر کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

(بحور الغمہ ؛ بحار ج ۱۷)

اولی الامر

ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ کم سے کم بات جس سے کوئی آدمی گمراہ ہو جاتا ہے کیا ہے۔ ؟

حضرت امیر المومنینؑ : اس بات کا نہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو کس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس پر کن اشخاص کی اطاعت فرض گردانی ہے۔ اور اپنی زمین پر اپنی حجت اور اپنی مخلوق کے نیک و بد اعمال کا گواہ کس کو مقرر کیا ہے۔

سائل : یا امیر المومنین وہ کون ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ : وہ وہ ہیں جن کو خدا نے اپنی ذات اور اپنے نبی کے ساتھ ملا دیا ہے اور فرمایا ہے " یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ "

(کافی)

سوالات بادشاہ روم

زمانہ خلافت دوم میں ایک دفعہ بادشاہ روم نے چند سوالات حضرت عمر کے پاس لکھ بھیجے حضرت عمر نے ان سوالات کو اپنے اصحاب کے آگے پیش کیا کہ جواب دیں مگر کسی نے بھی ان کے جواب نہ دیئے۔ پھر آپ نے یہ سوالات حضرت علیؑ کی خدمت میں پیش کئے تو آپ نے فوراً قلم اٹھایا اور تمام سوالات کے جوابات لکھ دیئے۔

س : وہ کیا شئے ہے جو ساری کی ساری دہن ہے۔

ج : آگ۔ جو چیز بھی اس میں ڈال دی جائے وہ اس کو کھا جاتی ہے۔

س : وہ کیا چیز ہے جو پوری کی پوری پیر ہے۔

ج : پانی

س : وہ کیا ہے جو ہمہ تن آگ ہے۔؟

ج : آفتاب

س : وہ کیا چیز ہے جو ہمہ تن پر ہے۔؟

ج : ہوا۔

س : وہ کون شخص ہے جس کا کوئی خاندان ہی نہیں۔

ج : حضرت آدم علیہ السلام

س : وہ چار چیزیں کون سی ہیں جو رحم مادر میں نہیں رہیں۔

ج : عصائے موسیٰؑ، حضرت ابراہیم کا بکرا جو قربانی کے وقت جنت سے آیا تھا۔ حضرت آدمؑ، حضرت حوّا

س : وہ کون سی چیز ہے جو سانس لیتی ہے مگر اس میں روح نہیں۔

ج : وہ صبح ہے جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے " والصبح اذا تنفس"
صبح کی قسم جب کہ وہ سانس لیتی ہے۔

س : ناقوس کیا کہتا ہے؟

ج : ناقوس دنیا اور دنیا والوں کی بربادی کو بیان کرتا ہے "صدائے ناقوس" کے تحت دیکھا جائے۔)

س : وہ کون سا مسافر ہے جس نے ایک مرتبہ سفر کیا۔؟

ج : طور سینا۔

س : وہ کون سا درخت ہے جس کے سایہ میں کوئی مسافر ایک سو سال بھی سفر کرے تو اس سے نکل نہیں سکتا
اس دار دنیا میں اس کی مثال کیا ہے۔

ج : وہ شجر طوبیٰ ہے اور وہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ جو ساتویں آسمان پر ہے۔ دنیا میں اس کی مثال
آفتاب ہے۔

س : وہ کون سا درخت ہے جو بغیر پانی کے روئیدہ ہوا۔

ج : وہ شجر یونس ہے قولہ تعالیٰ " وانبتا علیہ شجرۃ من یقطین۔"

س : جنت میں دسترخوان پر جو کاسے ہوں گے ان میں ہر کاسہ میں رنگ برنگ کی غذائیں ہوں گی دنیا میں
اس کی کیا مثال ہے۔

ج : دنیا میں اس کی مثال انڈہ ہے جس میں دو رنگ کے مائع ہوتے ہیں جو آپس میں نہیں ملتے۔

س : جنت میں ایک ایک سیب سے ایک ایک حوریہ برآمد ہوگی پھر بھی سیب جوں کا توں باقی رہے گا دنیا میں اس کی مثال کیا ہے

ج : دنیا میں اس کی مثال کرم ہے جو پھل سے نکلتا ہے جس کے نکل جانے سے پھل کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔

س : وہ کون سی چیز ہے جو دنیا میں دو آدمیوں کی ہوگی مگر آخرت میں ایک ہی آدمی کی۔

ج : دنیا میں اس کی مثال درخت خرمہ ہے جو مجھ جیسے مومن اور تجھ جیسے کافر کے درمیان مشترک ہے مگر روز آخرت وہ صرف میرا حصہ ہوگا اور تجھے کچھ نہ ملے گا اس لئے کہ درخت خرمہ جنت میں ہوگا اور تو اپنے کفر کی وجہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

س : جنت کی کنجیاں کیا ہیں۔

ج : جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

ابن مسیب کہتے ہیں کہ جب قیصر روم نے ان جوابات کو پڑھا بیساختہ اس کی زبان سے نکلا کہ یہ جوابات نبی کے گھر والوں کے سوا اور کسی کے نہیں ہوسکتے اور پھر ایک خط حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ مذہب حق کی تعلیم دیں اور سمجھائیں کہ اس روح سے کیا مقصد ہے جس کے لئے خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ ویسئلونک عن الروح من امر ربی۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے اس کا جواب دیا کہ:

"معلوم ہو کہ روح ایک نکتۂ لطیف اور نور برتر ہے جو اپنے خالق کی کاریگری اور اس کی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ ہے جس کو اس نے اپنی سلطنت کے خزانہ سے نکال کر اپنے ملک میں رکھا ہے۔ بس یہ روح اس کے پاس ایک ذریعہ ہے اور تمہارے پاس اس کی ایک امانت ہے لہٰذا جب اس کے ذریعے تم کو جو چیزیں خدا کی بارگاہ سے ملنی ہیں لے لوگے تو وہ بھی اپنی چیز (یعنی روح) جو تمہارے پاس ہے واپس لے لے گا۔

(تذکرہ خواص الائمہ سبط ابن جوزی)

امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک سائل نے حضرت امیرالمومنینؑ سے سوال کیا کہ:

سائل : ما الاستعداد للموت	سائل : موت کے لئے کیا استعداد ہے۔؟
حضرت امیرالمومنین : اداء الفرائض واجتناب المحارم والاشتمال علی المکارم ثم لا یبالی اوقع علی الموت ام وقع الموت علیہ واللہ لا یبالی ابن	حضرتؑ : فرائض کی ادائی، محارم سے اجتناب اور کارہائے نیک کا بجالانا۔ پھر وہ موت پر واقع ہو یا موت اس پر واقع ہو تو کوئی پرواہ نہیں۔ خدا کی قسم ابی طالب کے فرزند نے کبھی اس بات کی پرواہ نہ کی کہ وہ موت

ابی طالب اوقع علی الموت ام وقع الموت علیہ — پر ٹوٹ پڑے یا موت اس پر واقع ہو۔

دیدار خداوند تعالیٰ

ایک شخص نے سوال کیا کہ یا امیرالمومنین آیا آپ نے عبادت کے دوران خدا کو کبھی دیکھا ہے حضرت نے جواب دیا کہ "لم اک بالذی اعبد من لم ارہ" (یعنی میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کو دیکھا نہ ہو۔)

پھر سوال کیا کہ یا امیرالمومنین آپ نے کس طرح دیکھا۔

فرمایا: یا ویلك لم تره العیون بمشاهدة العیان، ولکن رائته العقول بحقائق الایمان معروف بالدلالات، منعوت بالعلامات، لا یقاس بالناس، ولا یدرك بالحواس

ترجمہ: وائے ہو تجھ پر آنکھیں اس کا مشاہدہ نہیں کر سکتیں لیکن حقائق ایمان کے ساتھ اس کو عقول دیکھتی ہیں۔ وہ دلیلوں کے ساتھ معروف ہے علامات سے اس کا وصف کیا جاتا ہے۔ لوگوں پر اس کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ (کتاب الاحتجاج طبرسی ص ۳۱۳ ج ۱)

خدا کہاں ہے

ایک شخص نے حضرت ابوبکر سے سوال کیا کہ آیا آپ ہی اس امت میں خلیفہ رسول ہیں؟

حضرت ابوبکرؓ: ہاں

سائل: ہم نے تورات میں پڑھا ہے کہ خلفائے رسول تمام امت میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں۔

پس مجھے بتلائیے کہ خدا کہاں ہے آسمان پر یا زمین پر؟

حضرت ابوبکر: وہ آسمان میں عرش کے اوپر ہے۔

یہودی: پس کیا زمین اس سے خالی ہے۔

حضرت ابوبکر: یہ کلام زنادقہ کا ہے۔ دور ہو جا یہاں سے ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔

یہودی اس خلیفہ اسلام سے متعجب ہوا اور فوراً وہاں سے باہر نکل گیا اور سیدھے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہونچا حضرت نے فرمایا۔

یا یهودی قد عرفت ما سالت عنه — اے یہودی تو نے ان سے جو سوال کیا اور اس کا جو جواب

وما اجبت به وانا نقول ـ ان الله عزوجل اين الاين فلا اين له، وجل عن ان يحويه مكان، وهو فی كل مكان بغير مماسة ولا مجاورة يحيط علما بها، ولا يخلق شيئ من تدبيره تعالى، وانی مخبرك بما جاء فی كتاب من كتبكم يصدق ماذكرته لك فان عرفته اتومن به؟

يهودی: نعم

قال: الستم تجدون فی بعض كتبكم: موسى بن عمران كان ذات يوم جالسًا اذ جاءه ملك من المشرق، فقال له: من اين جئت؟ قال من عند الله ثم جاءه ملك آخر من المغرب فقال له من اين جئت؟ فقال من عند الله. ثم جاءه ملك فقال: من اين جئت؟ فقال: قد جئتك من السماء السابعة من عند الله عزوجل ـ وجاء ملك آخر قال: قد جئتك من الارض السابعة السفلى من عند الله عزوجل، فقال موسى: سبحان من لا يخلو منه مكان ولا يكون الى مكان اقرب من مكان فقال اليهودی اشهد ان هذا هو الحق المبين وانك احق بمقام نبيك ممن استولى عليه

كتاب احتجاج ج ۱ ص ۳۱۲

تجھے دیا گیا میں جانتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ تحقیق خدائے عزوجل کے لئے کہاں کہاں ہے۔ پس اس کے لئے کہاں کا اطلاق نہیں ہوتا وہ بڑا صاحب جلال ہے کہ کسی مکان میں سمائے وہ ہر مقام پر ہے بغیر مماست ومجاورت کے وہ اپنے علم سے سب کو گھیرا ہوا ہے وہ کوئی چیز تدبیر سے خلق نہیں کرتا اب میں تجھے اس بات سے مطلع کروں گا جو تمہاری کتاب میں مذکور ہے اور تم پر واجب کی گئی ہے آیا تو اس بات کی تصدیق کرے گا جو میں بیان کروں گا اور اگر تو اس کو سمجھ جائے تو کیا اس پر ایمان لائے گا۔

یہودی: جی ہاں

امیرالمومنینؑ: کیا تم لوگ اپنی بعض کتابوں میں نہیں پڑھتے ہو کہ ایک روز موسیٰ ابن عمران بیٹھے ہوئے تھے کہ مشرق کی طرف سے ان کے پاس ایک فرشتہ آیا موسیٰؑ نے پوچھا کہ کہاں سے آیا تو جواب دیا کہ اللہ کے پاس سے پھر ایک فرشتہ مغرب کی طرف سے آیا۔ موسیٰ نے اس سے بھی پوچھا کہ کہاں سے آیا اس نے جواب دیا کہ اللہ کے پاس سے۔ اس کے بعد ایک اور فرشتہ آیا۔ موسیٰؑ نے اس سے بھی پوچھا کہ کہاں سے آیا۔ اس نے جواب دیا کہ ساتویں آسمان سے اللہ کے پاس سے آیا۔ اس کے بعد ایک اور فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ میں ساتویں زمین سے خدا کے پاس سے آیا ہوں پس موسیٰ نے کہا کہ پاک ہے وہ ہستی کہ جس سے نہ کوئی مقام خالی ہے اور نہ اس کے لئے کوئی مکان ہے کسی مکان کی بہ نسبت وہ بہت زیادہ قریب ہے۔ یہودی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حق مبین ہے اور تحقیق کہ آپ اپنے نبی کی جگہ کے سب سے زیادہ حقدار ہیں بہ نسبت اس کے جس نے اسکو حاصل کرلیا۔